AL-AẒVĀ ا لاضو ا ء
ISSN 2415-0444 ;E 1995-7904
Volume 34, Issue, 51 , 2019
Published by Sheikh Zayed Islamic Centre,
University of the Punjab, Lahore, 54590 Pakistan

مصرفِ زکوٰۃ ''مؤلفة القلوب'' اور معاصر تحقیقات

Recipient of Zakāt "Muallafat al-Qulūb" and Contemporary Approaches

حافظ عاطف اقبال *

محمد اعجاز**

Abstract:

The Holy Qur'ān has fixed eight categories of Zakāt recipients in verse 60 of the surah Tawbah. One of the most important and debatable of them is "Muallafat al-Qulūb". All interpretations narrated by the Muslim jurists and contemporary scholars regarding the word "Muallafat al-Qulūb", have expressively defined this word as for the recently converted Muslims or non-Muslims to pay them Zakāt on the bases of alluring and strengthening on Islamic beliefs and practices. Second debatable thing regarding this head of Zakāt is that either the direction of this head has been cancelled or not. But as a whole, the conclusion of the research is that this heading of Zakāt is not cancelled. However, the case of persuading the non-Muslims with the money of Zakāt is not considerable because the Holy Prophet (SAW) never helped any non-Muslims with Zakāt money rather he helped them from other headings of State revenue. This article analysis the views and arguments both the cliques / coteries in determining the nature of " Muallafat al-Qulūb".

Key Words: Zakāt Recipients, Muallafat al-Qulūb, Contemporary jurisprudential Issues.

زکوۃ اسلام کے ارکان خمسہ میں سے ایک اہم رکن ہے جس کی فرضیت نصِ قرآنی﴿وَآتُوا الزَّكَاةَ﴾(1) سے ثابت ہے اور ہر صاحب استطاعت مسلمان کیلئے لازم ہے کہ وہ زکوۃ کو صرف اُنہی مصارف میں خرچ کرے جن میں اللہ تعالیٰ نے اُسے خرچ کرنے کا حکم دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں زکوۃ کے مصارف کا تعین کرتے ہوئے ارشاد فرمایا ہے :

---

* اسسٹنٹ پروفیسر، شعبہ علوم اسلامیہ، گورنمنٹ اسلامیہ کالج، ریلوے روڈ، لاہور، پاکستان

** پروفیسر، شیخ زاید اسلامک سنٹر، پنجاب یونیورسٹی، لاہور، پاکستان

﴿إِنَّمَا ٱلصَّدَقَاتُ لِلْفُقَرَآءِ وَٱلْمَسَاكِينِ وَٱلْعَامِلِينَ عَلَيْهَا وَٱلْمُؤَلَّفَةِ قُلُوبُهُمْ وَفِى ٱلرِّقَابِ وَٱلْغَارِمِينَ وَفِى سَبِيلِ ٱللَّهِ وَٱبْنِ ٱلسَّبِيلِ فَرِيضَةً مِّنَ ٱللَّهِ وَٱللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ﴾(2)

''زکوۃتو فقرائ، مساکین اور کارکنان صدقات کا حق ہے اور اُن لوگوں کا جن کی دل داری مقصود ہے اور غلاموں کے آزاد کرانے میں اور قرض داروں کے (قرض اُتارنے) کیلئے اور اللہ کی راہ میں اور مسافروں (کی مدد کیلئے)، یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے مقرر کر دئیے گئے ہیں اور اللہ تعالیٰ جاننے والا اور حکمت والا ہے۔''

اللہ تعالیٰ نے اس آیت مبارکہ میں زکوۃ کے آٹھ مصارف کو ''اِنَّما'' کے حصر کے ساتھ بیان کیا ہے کہ زکوۃ صرف انہی آٹھ مصارف میں خرچ ہو گی اور اِن آٹھ مصارفِ زکوۃ میں ایک اہم مصرف ''مولفۃ القلوب'' ہے ۔

مولفۃ القلوب کا لغوی مفہوم:

صاحب التحریر و التنویرؒ لکھتے ہیں کہ مولفۃ القلوب سے مراد نفوس میں الفت و محبت کے جذبات پیدا کرنا ہے۔

''والتالیف: ایجاد الالفۃ وہی التانس فالقلوب بمعنی النفوس''(3)

صاحب الملخص الفقہیؒ لکھتے ہیں کہ مولف تالیف سے ہے اور مولفۃ ا لقلوب کا معنی دلوں کو ملانا ہے۔

'' الرابع: المولفۃ القلوب مولف من التالیف وہو جمع القلوب'' (4)

مولفۃ القلوب کا اصطلاحی مفہوم:

امام ابن ہمامؒ '' مولفۃ القلوب'' کی تعریف کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ عہد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں اس صنف سے تین طرح کے افراد کو تالیف قلب کی بنیاد پر حصہ یعنی مال دیا جاتا تھا۔

1 وہ کفار جسے عطاءکرنے پہلے اس کے پاس کے خاندان کے اسلام قبول کرلینے کی امید ہو۔

2 وہ روسائ، کفار جن کو کچھ دے کر ان کے شر سے بچنا مقصود ہو۔

3 نو مسلم افراد جنہیں مذہب اسلام کی تعلیمات پر ثابت رکھنا مقصود ہو۔

'' المولفۃ قلوبہم) کانو ثلاثۃ اقسام: قسم کفار کان علیہ الصلاۃ والسلام یعطیہم لیتالفہم علی الاسلام، وقسم کان یعطیہم لیدفع شرہم، وقسم اسلموا فہم ضعیف الاسلام''(5)

مولفۃ القلوب کی حقیقت:

انسانی نفسیات میں یہ بات شامل ہے کہ چند لوگ ڈر اور خوف کے باعث حق کو تسلیم کرتے ہیں، کچھ دلیل و برہان کی زبان سے حق کو قبول کرتے ہیں جبکہ بعض احسان، حسن سلوک اور تالیف قلب کے وار سے تسلیم واطاعت کی راہ اختیا رکرتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالی نے انسانی نفسیات کا

کامل فہم و ادراک عطا فرمایا تھا اس لیے آپ صلی ا للہ علیہ وسلم بخوبی جانتے تھے کہ کس شخص کو کس کس انداز سے دین حق کی دعوت دینی ہے جس کی ایک جھلک و عکاسی اس فرمان نبوت سے بھی ہوتی ہے جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کے لیے بیان فرمائی۔

'' کلموا الناس علی قدر عقولہم''(6)

(لوگوں سے ان کی فہم و فراست کے مطابق بات کیا کرو)۔

مولفۃ القلوب کی اقسام:

مولفۃ القلوب کی اقسام کے حوالے سے علامہ ابن قدامہ کی تقسیم نہایت جامع ہے جس میں مولفۃ القلوب کے حوالے سے تمام بیان شدہ اقسام کا احاطہ کیا گیا ہے، ابن قدامہ لکھتے ہیں کہ مولفۃ القلوب کی دو قسمیں ہیں:

-1 کفار

-2 مسلمان

سب سے پہلے انہوں نے مولفۃ القلوب میں کفار کی دو قسموں کا ذکر کیا اور یہ سب کے سب ایسے لوگ ہیں جو اپنی قوم اور اپنے خاندان کے سردار و مقتداءہوں پھر انہوں نے مسلمانوں کی چار اقسام بیان فرمائی جو مولفۃ القلوب میں شامل ہیں۔

مولفۃ القلوب کی کفار سے متعلقہ اقسام دو ہیں جو حسب ذیل ہیں۔

1۔ ایسے کفار جن کے اسلام قبول کرنے کی امید ہو انہیں اس مد سے حصہ دیا جائے گا تاکہ ان کے دل اسلام کی طرف مائل ہوں جیسے صفوان بن امیہ۔

2۔ ایسے کفار جن کے شرور سے خطرہ لاحق ہو۔ ان کو اس مد سے دینے کا مقصد ان کے شر سے اور ان کے ساتھ دوسروں کے شر سے محفوظ رہنے کی امید ہو۔

مولفۃ القلوب کی مسلمانوں سے متعلقہ اقسام چارہیں جو حسب ذیل ہیں۔

1۔ ایسے لوگ جو مسلمانوں کے سرداروں میں سے ہوں یا مسلمانوں میں سے وہ لوگ جو اسلام میں اچھی نیت کے حامل ہوں انہیں دینے سے ان کے ہم قوم کافر افراد کے اسلام لانے کی توقع ہو جیسے حضرت عدی بن حاتم اور حضرت زبرقان بن بدر کو تالیف قلب کے لیے حصہ دیا حالانکہ دونوں اچھے مسلمان تھے۔

2۔ کمزور ایمان کے حامل مسلمان سردارجن کے بارے میں توقع ہو کہ وہ مستقبل میں ایمان پر ثابت قدم رہیں گے (مولفۃ القلوب میں سے حصہ دینے پر) ان کا ایمان قوی ہوگا اور وہ جہاد میں ثابت قدمی کا مظاہر کریں گے۔

3۔ ایسے قسم کے مسلمان جن کی تالیف کا مقصد یہ ہو کہ وہ ان کفار سے جہاد کریں جو مسلمانونکے قریب ہوں اور ان مسلمان کی حفاظت کریں جو ان کے قریب ہیں۔

4۔ ایسے مسلمان جنہیں مولفۃ القلوب سے حصہ دینے کا مقصد یہ ہو کہ وہ ان لوگوں سے زکوۃ جمع کریں جو زکوۃ نہیں دیتے ہیں۔

''المولفة قلوبہم مسلمان: کفار و مسلمون وہم جمیع السادة المطاعون فی عشائرہم کما ذکر فالکفار ضربان:(احدہما)بمن یرجی اسلامہ فیعطی لتقوی نیتہ فی الاسلام و تمیل نفسہ الیہ فیسلم۔۔(الضرب الثانی)من یخشی شرہ فیرجی لعطیتہ کف شرہ و کف شر غیرہ معہ۔واما المسلمون فاربعة اضرب: (قوم) من سادات المسلمین لہم نظرائہم من الکفار ومن المسلمین الذین لہم نیة حسنة فی الاسلام فاذا اعطوا رجی اسلام نظرائہم وحسن نیاتہم فیجوز اعطائہم لان ابا بکر رضی اللہ عنہ : اعطی عدی بن حاکم و الزبرقان بن بدر مع حسن نیاتہما واسلامہما۔(الضرب الثانی)سادات مطاعون فی قومہم لعطیتہم قوة ایمانہم ومناصحتہم فی الجہاد۔ (الضرب الثالث)قوم فی طرف بلاد الاسلام اذا اعطوا دفعوا عمن یلیہم من المسلمین۔(الضرب الرابع) قوم اذا اعطوا الزکاة فمن لا یعطیہا''(7)

علامہ ابن قدامہؒ نے اگرچہ مولفۃ القلوب سے متعلقہ تمام اقسام کا احاطہ کرنے کی اچھی کاوش کی ہے مگر ایک اور قسم بھی ہے جو ان مذکورہ چھ اقسام میں شامل نہیں ہے۔

وہ ساتویں قسم اس نو مسلم سے متعلق ہے جس نے حال ہی میں اسلام قبول کیا ہو اور وہ عام مسلمان ہو یعنی روساءو مقتداءلوگوں میں سے نہ ہو ایسے نو مسلم کو صرف اسلام پر ثابت قدمی کے لیے مولفۃ القلوب کی مد سے حصہ دیا جائے۔

''المسلم المولف یعطی من الزکاة لتقویة ایمانہ''(8)

ایسے نو مسلم کو بالخصوص اس مد سے حصہ دینے کی وجہ یہ ہے کہ بسا اوقات اسلام قبول کرنے کے بعد نو مسلم کو اپنی سابقہ ہر چیز بشمول مال و دولت والدین، اولاد وغیرہ سے ہاتھ دھونا پڑتا ہے اور وہ یہ قربانی صرف اور صرف محض اللہ تعالیٰ کی رضا و خوشنودی کے لےے دیتا ہے تو ایسے میں یہ نو مسلم اس امر کا مستحق ہے کہ مولفۃ القلوب میں سے اس کو حصہ دے کر اس کی اعانت و کفالت کی جائے تاکہ وہ آنے والی مشکلات، آفات و بلیّات کا خندہ پیشانی کے ساتھ مقابلہ کرسکے۔

مولفۃ القلوب سے متعلق ابحاث:

1۔ عہد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں غیر مسلموں کو تالیف قلب کے لیے مدِ مذکورہ سے حصہ دیا جاتا تھا یا دیگر مدات سے ۔

2۔ کیا مولفۃ القلوب کا حکم اب بھی باقی ہے؟

پہلی بحث:۔ عہد نبوی میں غیر مسلموں کو تالیف قلب کے لیے مدِمذکورہ سے حصہ دیا جاتا تھا یا دیگر مدات سے ۔ اس مسئلہ کی تفہیم کے لےے بطور

تمہید ایک حدیث مبارکہ کا ذکر کیا جانا ضروری ہے جس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صفوان بن امیہ کو بطور تالیف قلب پہلے سو اونٹ ،پھر سو اونٹ اور پھر سو اونٹ عطاءفرمائے جس پر صفوان بن امیہ نے کہا:

'' لقد اعطانی رسول اللہ ما اعطانی وانہ لابغض الناس الی فما برح یعطینی حتی انہ لاحب الناس الی'' (9)

(صفوان نے کہا) مجھے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مال عطاءفرمایا حالانکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم میرے نزدیک تمام لوگوں سے زیادہ مبغوض تھے مگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے عطاءفرماتے رہے حتی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے تمام لوگوں سے زیادہ محبوب ہوگئے)

یہ بات بھی مسلم ہے کہ اس وقت صفوان بن امیہ مسلمان نہ تھے جب آپ نے انہیں بطور تالیف قلب مال (اونٹ) عطاءفرمایا۔

صاحبِ تفسیر مظہری اسی حدیث مبارکہ کے ضمن میں لکھتے ہیںکہ یہ بات بالکل واضح ہے کہ آپ صلی ا للہ علیہ وسلم نے اسے (صفوان بن امیہ) کو حالت کفر میں مال عطاءفرمایا تھا۔

'' وہذا صریح فی انہ کان یعطیہم فی حالة الکفر'' (10)

خلاصہ یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کفار کو تالیف قلب اور ترغیب اسلام کے لیے کچھ نہ کچھ مال دیا کرتے تھے۔ فقہاءکا اس امر میں اختلاف ہے کہ تالیف قلب اور ترغیب اسلام کے لیے جو مال آپ صلی اللہ علیہ وسلم کفار کو دیا کرتے تھی وہ کس مد سے ہوتا تھا۔

اس مسئلہ میں احناف اور شوافع کا رجحان یہ ہے کہ وہ مدِّزکوۃ کے علاوہ ہوتی تھی یعنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کفار کو خمس یا مال فئے سے بطور تالیف قلب کے لیے دیا کرتے تھے۔

اس حوالے سے علامہ وہبة الزحیلی لکھتے ہیں:

'' ولا یعطون من الزکاة فی مذہب الحنفیة والشافعیة لا لتالیف ولا لغیرہ'' (11)

(احناف اور شوافع کے نزدیک تالیف قلب اور اس کی علاوہ کے لیے بھی کفار کو زکوۃ میں سے نہیں دیا جائے گا)

اس رائے کی تائید میں علامہ رازی، صاحب تفسیر خازن ، صاحب تفسیر سعود اور صاحب تفسیر مظہری اپنی تحقیق بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

'' ہذہ العطایا انما کانت یوم حنین ولا تعلق لہا بالصدقات ۔۔۔ فقد کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعطہم من خسم الخمس کما اعطی صفوان بن امیہ لما کان یری میلہ الی الاسلام'' (12)

(یہ عطایا (صفوان بن امیہ کو) حنین کے موقع پر دینے گئے مگر ان کا زکوۃ سے کوئی تعلق نہ تھا۔۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیگر لوگوں کی طرح صفوان بن امیہ کو بھی مال خمس کی پانچویں حصہ (جو آپ صلی اللہ علیہ

وسلم کا اپنا حصہ تھا) میں عطاءفرمایا، جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا میلان اسلام کی جانب محسوس کیا)

'' کان یعطہم الرسول من خمس الخمس الذی ہو خالص مالہ'' (13)

(آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں کو اپنے خاص حصہ یعنی مال خمس کے خمس حصہ میں عطاءفرمایا)

'' لم یثبت عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم اعطائہ من الزکاۃ کافرا من المولفۃ'' (14)

(نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بات ثابت نہیں ہے کہ آپ ﷺنے کسی کافر کو مال زکوۃ سے بطور تالیف قلب کے لیے کچھ مال دیا ہو)۔

حاصل کلام یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کفار کو بطور تالیف قلب مال زکوۃ کی مد سے عطاءنہیں بلکہ دیگر مدات سے عطاءکیا تو سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کہ پھر موءلفۃ القلوب کے مصداق کون لوگ ہیں جن کو مال زکوۃ سے بطور تالیف قلب حصہ دیا جائے گا۔

تو اس کا جواب علامہ وہبۃ الزحیلی احناف اور شوافع کا مسلک بیان کرنے کے بعد لکھتے ہیں کہ صرف مسلمانوں کی مولفۃ القلوب پر مبنی تمام اقسام ، مصرف ''مولفۃ القلوب'' کا حصہ ہیں۔

'' واما المسلمون من المولفۃ فہم احناف یعطون لتثبیت اسلامہم'' (15)

(مسلمان کی مولفۃ القلوب پر مبنی تمام اقسام کو اس مد (مولفۃ القلوب) سے دیا جائے گا تاکہ وہ مذہب اسلام پر ثابت قدم رہ سکیں)

علامہ قرطبیؒ بھی لکھتے ہیں مولفۃ القلوب کی اصناف متعدد ہیں مگر تمام اصناف میں موجود لوگوں کا تعلق اسلام سے تھا یعنی جن لوگوں کو اس مد سے دیا گیا وہ سب کے سب مسلمان تھے ان میں کوئی کافر/غیر مسلم نہ تھا۔

'' وفی عددہم اختلاف، وبالجملۃ فکلہم مومن ولم یکن فیہم کافر'' (16)

تفسیر ثعلبی میں حضرت ابن عباسؓ کابھی قول ہے کہ مولفۃ القلوب سے مراد وہ لوگ ہیں جو مسلمان تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں صدقات کی وصولی کے لیے آیا کرتے تھے۔

'' وقال ابن عباس ہم قوم قد اسلموا کانوا یاتون رسول اللہ یرضخ لہم من الصدقات'' (17)

جبکہ حنابلہ اور اکثر مالکیہ کی رائے یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صفوان بن امیہ کو بطور تالیف اونٹ، مال زکوۃ کی مد سے دیئے کیونکہ مولفۃ القلوب زکوۃ کے مصارف میں سے ایک مصرف ہے۔

''اما الکفار حال کونہم کفار: فیعطون من الزکاۃ فی مذہب الحنابلۃ المالکیۃ ترغیبا فی الاسلام'' (18)

(آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کفار بحث مال زکوۃ میں سے بطور تالیف قلب عطاءفرمایا تاکہ وہ اسلام کی طرف رغبت حاصل کر سکیں یہ حنابلہ اور مالکیہ کا مسلک ہے)

علامہ ابن قدامہ حنابلہ کے مسلک کو بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ نبی کر یم صلی اللہ علیہ وسلم سے کفار اورمسلمان دونونکو بطور تالیفِ قلب دینا ثابت ہے۔

'' وقد ثبت ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اعطی المولفۃ من المشرکین و المسلمین'' (19)

جبکہ مالکیہ کے ایک قول کے مطابق مولفۃ القلوب سے مراد وہ کفارہیں جن کو اسلام کی طرف راغب کر نے کیلئے (مال زکوۃ سے) دیا جائے گاتاکہ وہ مسلمانوں کی مدد کریں بس اس بنیاد پر جو شخص اسلام قبول کرے اسے زکوۃ نہیں دی جائے گی اور حنابلہ کا کہنا ہے کہ مولفۃ القلوب خواہ مسلمان ہوں یا کافر انہیں مال زکوۃ سے دینا جائز ہے ۔

'' ففی قول المالکیۃ: المولفۃ قلوبہم کفار یعطون ترغیبا لہم فی الاسلام لاجل ان یعینو المسلمین فعلیہ لا تعطی الزکاۃ لمن اسلم فعلا وقال الحنابلۃ یجوز الاعطاءمن الزکاۃ للمولف مسلما کان او کافرا'' (20)

گزشتہ صفحات میں اس رائے کے قائلین میں وہ لوگ بھی شامل ہیں جنھوں نے مولفۃ القلوب کی اقسام میں کفار کا تذکرہ کیا ہے ۔

بہرحال میری موجودہ تحقیق کے مطابق علماءمحققین کے نزدیک صحیح بات یہ ہے کہ عہد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں بھی زکوۃ صرف مسلما نوں کو ہی دی جاتی تھیں اور غیر مسلموں کو اسلام کی ترغیب یا دفع شرور کیلئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیگر مدات کا انتخاب فرمایا جس کا ماقبل میں ذکر ہو چکا ہے ۔

ممکنہ اعتراض:

مولفۃ القلوب کا معنی ہی یہی ہے کہ دلوں میں اسلام کیلئے الفت پیدا کرنا تو یہ معنی مسلمانوں کی بجائے کفار میں بطریق اتم موجود ہے۔

جواب :۔ راقم کے نزدیک اس کا جواب یہ ہو سکتاکہ لغوی اعتبار سے دونوں میں مما ثلت ضرور ہے مگر حکم جداجدا ہے اور اسی بنیاد پر بعض حنفی اور شافعی ؒکتب میں بھی اس کی تعریف یہی کی گئی ہے کہ مولفۃ القلوب سے مراد وہ کفار بھی ہیں جنہیں اسلام کی طرف راغب کر نے کیلئے کچھ دیا جائے جیسا کہ مولفۃ القلوب کی اصطلاحی تعریف میں بیان ہو چکاہے ۔تو معلوم ہوا کہ تعریف یا مفہوم کے لحاظ سے مماثلت ضرور ہے مگر احکام کے لحاظ سے دونوں کی حیثیت جداگانہ ہے اور اس بات کی توثیق آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اس حدیث مبارکہ سے بھی ہو سکتی ہے جس میںآپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو ہدایت دیتے ہوئے ارشاد فرماےا :

" توخذ من اغنیائہم و ترد علی فقرائہم"(21)
(یہ زکوۃ ان کے مالدا ر لوگوں سے لےکر اُن کے فقرا ءلوگوں پر خرچ کی جائے گی)
یعنی جس طرح زکوۃ کے لزوم کےلئے اسلام شرط ہے اسی طرح زکوۃ کے حصول کیلئے بھی اسلام شرط ہے۔
مزید برآں مفتی محمد شفیعؒ اسی حوالے سے ایک نکتہ یہ بھی بیان فرماتے ہیں:
"مصارفِ زکوۃ کا بیان یہاں ان کفارو منافقین کے جواب میں آیا ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر تقسیم صدقات کے بارے میں اعتراض کیا کرتے تھے کہ ہم کو صدقات مینحصہ نہیں ملتا اس آیت میں رب تعالیٰ مصارف زکوۃ کی تفصیل بیان فرماتے ہیں مقصد یہ ہے کہ ان کو بتلا دیا جائے کہ کافر کا کوئی حق مال صدقات میں سے نہیں ہے۔ اگر مولفۃ القلوب میں کافر بھی داخل ہوں تو اس جواب (مصارف زکوۃ)کی ضرورت نہ تھی۔"(22)
نیز بعض کتب حنابلہ میں بھی اسی رائے کو اختیار کیا گیا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کفار کو مال فئی سے بطور تالیف حصہ دیا نہ کہ مال زکوۃ سے ۔ مثلا المبدع شرح المقنع میں ہے ۔
" فلما اعطی النبی صلی اللہ علیہ وسلم العطایا قال صفوان مالی فشار الی واد فیہ ابل محملة فقال ہذا لک فقال صفوان ہذا عطاءمن لا یخشی الفقر واجیب بانہ کان من مال الفئی لا للزکاۃ" (23)
(پس جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صفوان پر انعامات کی بارش کی تو صفوان نے کہا یہ سب میرے لیے ہے توآپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک وادی جس میں اونٹ ہی اونٹ تھے اشارہ کرکے ارشاد فرمایا یہ سب تمھارے لیے ہیں تو صفوان نے کہا یہ تو اس قدر ہیں کہ تجھ پر اب تنگدستی کا خوف نہیں ہے (اب صاحب کتا ب لکھتا ہے)میرا کہنا یہ ہے کہ اسے یہ مال ، مال فئی سے دیا گیا تھا نہ کہ مال زکوۃ سے)
اس تفصیل سے واضح ہوتا ہے کہ مولفۃ القلوب کی مد میں غیر مسلم اصناف شامل نہیں ہےں اور عہد نبوت میں بھی زکوۃ کی اِس مد سے صرف نومسلموں کی اصناف کو حصہ دیا جاتا تھا۔

دوسری بحث: کیا مولفۃ القلوب کا حکم اب بھی باقی ہے؟

اس مسئلہ کی تفہیم کے لیے بطور تمہید مولفۃ القلوب کی اقسام کا خلاصہ پیش کرنا ضروری ہے۔ جس کے بعد ذیل میں اقسام کے لحاظ سے تدریجاًحکم بیان کیا جائے گا۔
مولفۃ القلوب کی اقسام: پہلی دو قسموں کا تعلق کفار سے ہے جبکہ بقیہ اقسام کا تعلق مسلمانوں سے ہے۔
-1 ایسے غیر مسلم جن سے خیر کی امید ہو۔

-2 ایسے غیر مسلم جن کے شر سے بچنا مقصود ہو۔
-3 مسلمان قوم کے روساءجو اسلام میں اچھی نیت کے حامل ہوں ان کو اس مد سے دینے کا مقصد یہ ہے کہ ان کے ہم قوم افراد کے اسلام کی توقع ہو۔
-4 ضعیف الایمان روساءمقتداءجن کو ایمان کی تقویت اور جہاد میں ثابت قدمی کی بناءحصہ دیا جائے۔
-5 سرحد پر رہنے والے مسلمانوں کو اس مد سے دیا جائے تاکہ وہ موقع پر اسلام لشکروں کا تعاون کریں۔
-6 ایسے مسلمان جنہیں مولفۃ القلوب سے حصہ دینے کا مقصد یہ ہو کہ مقامی قبائل سے صدقات کی وصولی کریں (یعنی عاملین زکوۃ سے تعاون کریں)
-7 ایسا نو مسلم جو اگرچہ سرداروں میں سے نہ ہو لیکن اسے صرف اسلام بڑ ثابت قدمی کے لیے دیا جائے۔

مولفۃ القلوب کی اقسام کا حکم:

مولفۃ القلوب کی اقسام کے احکام کے حوالے سے چار آراءکتابوں میں ملتی ہیں۔
-1 مولفۃ القلوب کی تمام اقسام کا حکم منسوخ ہوچکا ہے یعنی یہ صنف اب منسوخ ہوچکی ہے۔
-2 مولفۃ القلوب کی تمام اقسام کفار و مسلمان کا حکم اب بھی باقی ہے۔
-3 مولفۃ القلوب کی صرف مسلمانوں پر مبنی اقسام کا حکم باقی ہے۔
-4 مولفۃ القلوب کی مد سے صرف نو مسلم فقیر کو دیا جائے گا۔

پہلی رائے:

احناف اور مالکیہ کے ایک قول کی مطابق مولفۃ القلوب کی تمام اقسام کا حکم منسوخ ہوچکا ہے یعنی اب یہ مد باقی ہی نہیں ہے۔ علامہ ابن ہمام حنفیؒ لکھتے ہیں۔

" وقد سقط منہا المولفۃ قلوبہم لان اللہ تعالی اعز الاسلام واغنی عنہم وعلی ذلک انعقد الاجماع" (24)

(اور تحقیق مولفۃ القلوب کا حکم اب باقی نہیں رہا کیونکہ اللہ تعالی نے اب اسلام کو عزت عطاءفرمائی ہے اور ان لوگوں سے بے پروا کردیا ہے اور اس بات پر صحابہ کا اجماع بھی منعقد ہوچکا ہے)

صاحب تفسیر القرطبیؒ بھی اس حوالے سے رقم طراز ہیں۔

" واختلف العلماءفی بقائہم فقال عمر والحسن و الشعبی وغیرہم: انقطع ہذہ الصنف بعد الاسلام وظہورہ وہذا مشہور من مذہب مالک واصحاب الرائ" (25)

(علماءکااس صنف کی بقاءپر اختلاف ہے حضرت عمر، حضرت حسن اور امام شعبی وغیرہ کا کہنا ہے کہ اسلام کی عزت اس کے ظہور کے بعد یہ صنف

منقطع ہوچکی ہے اور یہ بات امام مالک اور اصحاب رائے یعنی احناف کے نزدیک مشہور ہے)

اجماع کے انعقاد کی دلیل:

ان حضرات کی دلیل صحابہ کے اجماع پر مبنی ایک اثر ہے جس کی روایت السنن البیہقی میں موجود ہے کہ اقرع بن حابس اور عیینہ بن حصن نے حضرت ابو بکر صدیق ؓسے زمین طلب کی آپ رضی اللہ عنہ نے ان دونوں کے لیے اس کی تحریر لکھ دی پھر وہ دونوں حضرات، حضرت عمر ؓ کے پاس سے گذرے تو انہوں نے نوشتہ دیکھا اور اسے چاک کردیا اور فرمایا :

'' ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یتالفکما والاسلام یومئذ ذلیل و ان اللہ قد اعز الاسلام فاذہبا'' (26)

(نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تم دونوں کی جس وقت تالیف قلب کیا کرتے تھے اس وقت اسلام طاقتور نہ تھا اور بے شک اب اللہ تعالی نے اسلام کو عت وشرف عطاءفرمایا ہے تو وہ دونوں چلے گئے)

دوسری رائے:

مولفة القلوب کی تمام اقسام (کفار و مسلمان) کا حکم اب بھی باقی ہے لیکن بعض فقہاء(سید رشید رضا اور سید سابق مصری) نے اس حکم کے ساتھ حاجت و ضرورت کی شرط بھی لگائی ہے جبکہ علامہ قرضاوی نے حاجت و ضرورت کی شرط کو مسلمانوں کے اولی الامر (حکام) کے ساتھ خاص کیا ہے نیز اہل تشیع کے ہاں بھی مولفة القلوب کی مد تا قیامت باقی ہے

ابو حیان اندلسیؒ اپنی تفسیر '' البحر المحیط'' میں لکھتے ہیں کہ اکثر اہل علم کا کہنا ہے کہ مولفة القلوب کی صنف قیامت تک باقی ہے۔

''وقال کثیر من اہل العلم: المولفة قلوبہم موجودون الی یوم القیامة'' (27)

علامہ سید رشید رضاؒکا موقف ہے کہ بوقت حاجت اس صنف پر عمل کرنے کی اجازت ہے ۔

''والظاہر جواز التالیف عند الحاجة الیہ وہذا ہو الحق'' (28)

(ظاہر بات یہ ہے کہ حاجت کے وقت تالیف کی اجازت ہے اور یہ حق بات ہے)

علامہ سید سابق مصریؒ کا نکتہ نظر بھی یہی ہے کہ تالیف کی اجازت عند الحاجت ہو گی۔

''الظاہر جواز التالیف عند الحاجة الیہ'' (29)

نیز علامہ یوسف قرضاوی تالیف قلب میں جواز کی وجہ یعنی ضرورت و حاجت کو اول الامر (حکام) کے ساتھ خاص کرتے ہیں یعنی زیر بحث مصرف میں مال صرف کرنے کا حق صرف امام المسلمین کو ہے کہ وہ اپنی صوابدید

کے مطابق جہاں چاہے صرف کرے اورحکام کے علاوہ ہر شخص کو یہ حق حاصل نہیں ہے۔

" ان جواز التالیف و تقدیر الحاجة الہ مرجعة الی اولی الامر من المسلمین" (30)

(تالیف قلب اور اس کی ضرورت کا اندازہ لگانا یہ کام صرف مسلمانوں کے حکام کا ہے)

مزید برآں اہل تشیع کے ہاں اس مد سے مولفة القلوب کی تمام اقسام کو دیا جائے گا اگرچہ وہ غنی ہی کیوں نہ ہوں ۔

" من اصناف المستحقین للزکاة المولفة قلوبہم و یعطی ہولاءمن الزکاة وان کانو اغنیاءو فی بعض المذاہب الاسلامیہ ان ہذا السہم قد سقط ۔۔۔ و قال فقہاءالشیعة : انہ باق مادام علی وجہ الارض" (31)

(مستحقین زکوۃ کی اصناف میں سے ایک صنف " مولفة قلوبہم" ہے اور اس مد سے مولفة القلوب کی تمام اقسام کو دیا جائے گا اگرچہ وہ غنی ہی کیوں نہ ہوں اور بعض مذاہب اسلامیہ میں یہ مد ختم ہوچکی ہے لیکن فقہاءشیعہ کا کہنا ہے کہ یہ مد قیامت تک باقی ہے)

اورکئی معاصر علماءکی بھی یہی رائے ہے مثلامولانا مودودیؒ " تفہیم القرآن " میں لکھتے ہیں۔

" ہمارے نزدیک حق یہ ہے کہ مولفة ا لقلوب کاحصہ قیامت تک کے لیے ساقط ہوجانے کی کوئی دلیل نہیں ہے" (32)

پیر کرم شاہ الازہریؒ کا رجحان بھی اسی طرف ہے۔

" جمہور علماءکے نزدیک یہ شق(مولفة القلوب)ختم ہوچکی ہے کیونکہ اللہ تعالی نے اسلام کو عزت عطاءفرمائی اور اب ان لوگوں کی تالیف کی ضرورت نہیں لیکن علماءکی ایک جماعت کا خیال ہے کہ یہ منسوخ نہیں بلکہ اگر کسی وقت اس طرح خرچ کرنے کی ضرورت پڑے تو خلیفہ وقت کو اجازت ہے" - (33)

تیسری رائے:

امام شافعی کے نزدیک اس مد کا حکم باقی تو ہے لیکن اس مد سے صرف مسلمانوں کو دیا جائے گا جبکہ کافر کو دیگر مدات سے دیا جائے گا۔

صاحب المہذب مسلک شافعی کو بیان کرتے ہوئے ''المہذب فی فقہ الامام الشافعی'' میں لکھتے ہیں کہ امام شافعی کے نزدیک کافر کا زکوۃ میں کوئی حق نہیں ہے اس لیے اسے زکوۃ کی بجائے دیگر مدات سے دیا جائے گا جبکہ مولفة القلوب میں شامل مسلمانوں کی چار قسموں میں سے پہلی دو قسموں کے بارے میں آپ کی دو رائے ہیں (یعنی ایک قول یہ ہے کہ دونوں اقسام کو مولفة القلوب کے حصے سے دیا جائے گا اور دوسرا قول نفی کا ہے) جبکہ مولفة القلوب میں شامل مسلمانوں کی آخری دو اقسام کے بارے میں امام شافعی کی

صحیح رائے یہ ہے کہ تیسری اور چوتھی قسم کے مسلمانوں کو مال جہاد سے بھی اور مولفۃ القلوب کے حصہ سے بھی دیا جاسکتا ہے۔

" انہم لا یعطون من الزکوۃ لان الزکاۃ لا حق فہا للکافر و انما یعطون من سہم المصالح واما المسلمون فہم اربعۃ اضرب: احدہا والثانی فیہ قولان، احدہما: لا یعطون والثانی یعطون وفی ہذین الضربین وہو الصحیح انہم یعطون من سہم الغزاۃ ومن سہم المولفۃ" (34)

چوتھی رائے:

مولفۃ القلوب میں سے صرف آخری قسم جس میں نو مسلم کے لیے فقر کی شرط ہے اس کا حکم باقی ہے ۔ یہ رائے بھی احناف ہی کی ہے۔ علماءمتاخرین میں سے مفتی محمد شفیع کی تحریر اس حوالے سے کافی بصیرت افروز ہے آپ لکھتے ہیں کہ محققین، محدثین وفقہاءکی تصریحات سے یہ بات ثابت ہوچکی کہ مولفۃ القلوب کا حصہ کسی کافر کو کسی وقت بھی نہیں دیا گیا نہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں اور نہ خلفائے راشدین کے زمانہ میں اور جن غیر مسلموں کو دینا ثابت ہے وہ مد صدقات و زکوۃ سے نہیں بلکہ خمس غنیمت میں سے دیا گیا جس سے ہر حاجت مند مسلم اور غیر مسلم کو دیا جاسکتا ہے تومولفۃ القلوب صرف مسلمان رہ گئے اور ان میں جو فقراءہیں ان کا حصہ بدستور باقی ہونے پر پوری امت کا اتفاق ہے اختلاف صرف اس صورت مینہے کہ یہ لوگ غنی صاحب نصاب ہوں تو امام شافعی، امام احمد کے نزدیک چونکہ تمام مصارف زکوۃ میں فقراءو حاجت مندی شرط نہیں اس لئے وہ مولفۃ القلوب ہیں ایسے لوگوں کو بھی داخل کرتے ہینجو غنی اور صاحب نصاب ہیں امام اعظم ابو حنیفہؒ اور امام مالکؒ کے نزدیک عاملین صدقہ کے علاوہ باقی تمام مصارف میں فقرو حاجت مندی شرط ہے اس لیے مولفۃ القلوب کا حصہ بھی ان کو ایسی شرط کے ساتھ دیا جائے گا کہ وہ فقیر و حاجت مند ہوں۔ (35)

راقم الحروف کی موجودہ تحقیق کے مطابق مولفۃ القلوب کی مد منسوخ نہیں ہے جس کی توثیق ما قبل میں مذکور مشہور حنفی عالم مفتی محمد شفیع کے اقتباس کے ساتھ ساتھ پاکستان کے ایک اور مشہور حنفی عالم مفتی منیب الرحمن کی رائے سے بھی ملتی ہے۔ مفتی منیب الرحمن لکھتے ہیں:

''اگر ہم مصارف زکوۃ سے''مولفۃ القلوب'' کو منسوخ کرنے کی بات کرتے ہیں تو اس سے منکرین حدیث یہ اصول وضع کرتے ہیں کہ حاکم وقت یا حکومت وقت کو معاذ اللہ ! قرآن مجید کے کسی صریح حکم کو منسوخ کرنے کا اختیار حاصل ہے اسی طرح یہ اصول بھی ماننا پڑے گا کہ " اجماع'' سے قرآن کے کسی حکم کو منسوخ کیا جاسکتا ہے ہمارے نزدیک یہ تو ہوسکتا

ہے کہ اجماع امت سے قرآن مجید کے ایک سے زائد معانی کے حامل کسی کلمے کے ایک معنی کو قطعیت کے ساتھ متعین کردیا جائے جیسے پوری امت کا اجماع ہے کہ '' خاتم النبین کے معنی '' آخر النبیین'' ہیں'' (36)

مزید برآں حضرت عمرؓکے بارے میں مصرف '' مولفة القلوب'' کے نسخ کا جو اثر ملتا ہے اس کے بارے میں علامہ یوسف قرضاوی کی رائے بڑی اہمیت کی حامل ہے۔ آپ لکھتے ہیں کہ حضرت عمرؓکے عمل کو نسخ کی دلیل بنانا درست نہیں اس لیے کہ حضرت عمر نے ان لوگوں اس حق سے محروم کیا جن عہد نبوت میں یہ حصہ مل رہا تھا اور اسلام کو عزت حاصل ہوچکی تھی اوراسلام ان سے مستغنی ہوگیا تھا۔ اور حضرت عمر ؓ کا یہ عمل اس طرح درست ہے کہ تالیف کوئی دائمی شیءنہیں ہے کہ جو لوگ کسی ایک دور میں مولف بنائے گئے ہوں وہ ہمیشہ کے لیے اس حصہ کے مستحق بن جائیں ایسی بات نہیں ہے۔

'' اما دعوی النسخ بفعل عمر فلیس فیہ اولی دلیل فان عمر انما حرم قوما منالزکاة کانوا یتالفون فی عہد الرسول صلی اللہ علیہ وسلم ورائی انہ لم یعد ہناک حاجة لتالیفہم، وقد اعز اللہ الاسلام واغنی عنہم، ولم یجاوز الفاروق الصواب، فیما منع فان التالیف لیس وضعا ثابتا دائما ولا کل من کان مولفا فی عصر یظل مولفا فی غیرہ من العصور'' (37)

خلا صہ بحث :

حاصلِ کلام یہ ہے کہ مولفة القلوب کی مد منسوخ نہیں بلکہ باقی ہے لیکن اس مد میں ایک قید کا اضافہ کرنا از روئے زکوۃ'' فقراءکی دادرسی'' ضروری ہے کہ اس مد سے صرف ان نو مسلمین کو دیا جائے جو غنی نہ ہوں کیونکہ بمطابق حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم'' توخذ من اغنیائہم و ترد علی فقرائہم''(38) فقراءکاحق سب پر مقدم ہے۔

رہی بات اشاعت اسلام کی کہ مولفة القلوب کی مد سے غریب غیر مسلم کو حصہ دینے میں رغبت اسلام اور اشاعت اسلام جیسے مفادات کا حصول ممکن ہے جیساکہ عصر حاضر کے محققین نے بالخصوص افریقی ممالک میں دیگر مذاہب کی سرگرمیوں کی مثال دیتے ہوئے امت مسلمہ کو اس مد سے ان اقوام پر بطور تالیف قلب خرچ کرنے کی دعوت دی ہے جن میں پیش پیش علامہ یوسف قرضاوی شامل ہیں۔آپ لکھتے ہیں کہ آپ ذرا براعظم افریقہ پر نظر ڈالیے جہاں زبردست سیاسی اور مذہبی کش مکش برپا ہے اور دنیا کی ہر بڑی طاقت وہاں کی عوام کو اپنے شکنجے میں کسنے اورر وہاں کی حکومتوں کو اپنا ہمنوا بنانے اور وہاں کے لیڈروں کو خریدنے کے لیے کوشاں ہے۔

" ان قارة كافريقيا يدور فيهاصراع سياسى و مذہبى رہيب حيث تتنافس شتى والقوى مكسب حكوماتہا وشعوبہا وزعمائہا" (39)

راقم کے نزدیک تصویر کا دوسرا رخ دیکھنے کی بھی ضرورت ہے کہ خود مسلم ممالک میں اکثر مسلمان کس قدر غربت و افلاس کی زندگی گذاررہے ہیں ۔مثلا پاکستانی اخبار"Tribune the express" کے مطابق پاکستان میں 40%فیصد آبادی غربت کا شکار ہے (40) اور حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے :

" كاد الفقر ان يكون كفرا" (41)

(غربت انسان کو کفر تک لیجاتی ہے)

تو ایسا نہ ہو کہ ہم اوروں کو مسلمان بناتے رہیں اور ہمارے اپنے غربت و افلاس کی بناءپر دائرہ اسلام سے نکلتے رہیں جس کی عصری مثال ملک خداد پاکستان میں مذہب قادیانیت کی لپیٹ میں آئے ہوئے سادہ لوح غریب مسلمان ہیں اور اس بات سے بھی انکار نہیں کہ الحاد کی دیگر وجوہات بھی ہیں مگر تصویر کا یہ رخ دیکھنے کی بھی اشد ضرورت ہے نیز آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اشاعت اسلام کے لیے سب سے بڑا ہتھیار اخلاق یعنی مثالی کردار پیش کیا جو آج ہر مسلمان کو اپنی زندگی کا حصہ بنانے کی اشد ضرورت ہے اور قرآنِ کریم بھی غلبہ اسلام کے لیے مثالی مومن بننے کی دعوت دیتا ہے ﴿وَأَنْتُمُ الأَعْلَوْنَ إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ﴾ (42)

بہرحال تالیف قلب کی افادیت کا بالعموم انکار نہیں کیا جاسکتا مگراشاعت اسلام اور غلبہ اسلام کو ہی اس کی بنیاد بنانا صحیح نہیں ہے اس لیے انسانیت کے ناطے اور اسلامی تشخص کو اجاگر کرنے کے لیے بوقت حاجت و ضرورت غیر مسلم اقوام کی اعانت از مدِ ،مال فئی، خمس او رصدقات نافلہ سے کرنے میں شریعت کی اطاعت کے ساتھ ساتھ اس سے شریعت کا حسن بھی وابستہ ہے۔

حواشی و حوالہ جات

١ البقرة ،٢: ٣۴

٢ التوبہ، ٩: ۶٠

٣ التونسی، محمد الطاہر بن عاشور، التحرير و التنوير المعروف بتفسير ابن عاشور، بيروت، موسسة التاريخ العربى، ٨٢١/٢٠٠٠،٠١

۴ الفوزان، صالح بن فوزان، المخلص الفقہى، الرياض، دار العاصمة، طبع اولى ٣٢۴١، ٢۶٣/١

۵ ابن ہمام ، كمال الدين محمد بن عبد الواحد، فتح القديربيروت، دار التب العلميہ، ۴۶٢/٣٠٠٢،٢

۶ البانی، محمد ناصر الدین، موسوعة البانی فی العقیدة ، یمن، مرکز النعمان للبحوث والدراسات الاسلامیة، طبع اول۳،۲۰۱۰/۹۸۷
۷ ابن قدامہ ، عبد الرحمن بن ابی عمر، المغنی ویلیہ الشراح الکبیر، بیروت،دار الکتاب العربی، س ن،۲/۸۹۶۔۷۹۶; محمد رشید رضا، سید، تفسیر منار، مصر، الہیئة المصریة العامة للکتاب،س ن،۱۰/۷۲۴; صدیق حسن خان، نواب ، نیل المرام، بیروت، دار الکتب العلمیہ، ۱،۲۰۰۳/۹۳۳، اسعد گیلانی، سید، اسلام کا نظامِ زکوۃ وعشر، لاہور، زاہد پرنٹرز، ۴۹۹۱، ص ۸۴۱
۸ المخلص الفقہی، ۱/۲۶۳
۹ صحیح مسلم ، باب ما سئل رسول ا للہ صلی اللہ علیہ وسلم (رقم الحدیث: ۳۱۳۲)
۱۰ ثناءاللہ پانی پتی،قاضی ، تفسیر مظہری ، پاکستان، المکتبة الرشیدیہ، ۲۱۴۱ ،۵۳۲/۴
۱۱ وھبة الزحیلی، الدکتور، التفسیر المنیر،دمشق، دار الفکر، طبعہ ثانیہ، ۱۰،۱۴۱۸/۰۷۲
۱۲ البغدادی، علاو الدن ابرہیم، تفسیر خازن، بیروت، دار الکتب العلمیہ،۵۱۴۱، ۲/۵۷۳
۱۳ العمادی،محمد بن محمد، تفسیر ابی سعود ، بیروت، دار احیاءالتراث العربی، س ن،۴/ ۸۷
۱۴ ثناءاللہ پانی پتی، قاضی ، تفسیر مظہری ،کوئٹہ، مکتبہ رشیدیہ، س ن، ۵۱۲/۴،
۱۵ وھبة الزحیلی، الدکتور، الفقہ الاسلامی وادلتہ،بیروت، دار الفکر،۵۸۹۱ ، ۱۰/۰۷۲
۱۶ القرطبی ، محمد بن احمد بن ابی ابکر، الجامع لاحکام القرآن ،الریاض، دار عالم الکتب،۲۰۰۳، ۸/ ۱۸۱
۱۷ الثعلبی، احمد بن احمد بن ابراہیم، تفسیر ثعلبی، بیروت، دار احیاءالتراث العربی، طبعہ اولی، ۲۲۴۱، ۵/۹۵
۱۸ وھبة الزحیلی، الدکتور، التفسیر المنیر،بیروت، دار الفکر، ۸۱۴۱ ، ۱۰/۰۷۲
۱۹ المغنی ،۷/۹۱۳
۲۰ الموسوعہ الفقہیہ، وزارة الاوقاف والشئنون الاسلامیہ، کویت، ۳۸۹۱, ۹۱۳/۳۲
۲۱ بخاری، الجامع الصحیح کتاب بدءالوحی، باب لا توخذ کرائم اموال الناس فی الصدقة (رقم الحدیث: ۸۵۴۱)
۲۲ محمدشفیع،مفتی، معارف القرآن ، کراچی ، ادارة المعارف،۴،۱۹۹۹/۲۰۴

٢٣ ابن مفلح، ابراہیم بن محمد ، المبدع شرح المقنع ، الریاض، دار عالم الکتب، ٢٨٣/٣٠٠٢،٢
٢٤ السیواسی، کمال الدین محمد بن عبد الواحد،فتح القدیر،بیروت، دار الکتب العلمیة ٥٦٢/٣٠٠٢،٢
٢٥ قر طبی، الجامع، ٨/ ١٨١؛ غلام سرور، مفتی، معاشیات نظامِ مصطفیٰ، لاہور، مکتبہ رضویہ، ٣٩٩١، ص ٩٠١
٢٦ البیہقی، احمد بن حسین ، السنن الکبری ، باب سقوط سہم المولفة قلوبہم وترک اعطائہم (رقم الحدیث: ٩٨١٣١)،بیروت، دار الکتب العلمیہ، طبع ثالثہ٢٣/٣٠٠٢،٧
٢٧ ابو حیان، محمد یوسف بن علی الاندلسی، تفسیر البحر المحیط ، بیروت، دار الفکر، س ن،;٧٤/٥؛ ابن عطیة، عبد الحق بن غالب الاندلسی، المحرر الوجیز فی تفسیر الکتاب العزیز، بیروت، دار الکتب العلمیہ، ٩٤/٢٢٤١،٣
٢٨ رشید رضا، سید، التفسیر المنار،مکتبہ الهیئة المصریہ العامة للکتاب،٠٩٩١, ٧٢٤/٠١
٢٩ السید سابق ،الشیخ، فقہ السنة، قاہرہ، الفتح للاعلام العربی، س ن، ٨٧٢/١
٣٠ القرضاوی ، شیخ یوسف عبد الله ،فقہ الزکاة،، بیروت، دار الارشاد، س ن ، ص ٨٠٦
٣١ مغنیہ، محمد جواد، فقہ الامام جعفر الصادق ، ایران، موسسة الضاریان للطباعة والنشر، طبعہ ثانیة٢٨/١٢٤١،٢
٣٢ ابو الاعلی، مودودی، تفہیم القرآن،لاہور، اداره ترجمان القرآن لمیٹڈ، س ن،٧٠٢/٢
٣٣ محمد کرم شاه الازہری،پیر، ضیاءالقرآن ، لاہور ، ضیاءالقرآن پبلی کیشنز، مئی٣٢٢/١١٠٢،٢
٣٤ شیرازی، ابو اسحاق ابراہیم بن علی، المہذب ،دمشق، دار القلم٢٩٩١ ,، ٨٦٥ـ٧٦٥/١
٣٥ تفسیر معارف القرآن،٤٠٢/٤
٣٦ منیب الرحمن، مفتی، زکوة، کراچی، مکتبہ نعیمیہ، اشاعتِ ثانی ٥١٠٢ ،ص، ٢١١
٣٧ فقہ الزکاة ، ص، ١٠٦
٣٨ بخاری، الجامع الصحیح، کتاب بدءالوحی، باب لا توخذ کرائم اموال الناس فی الصدقة (رقم الحدیث: ٨٥٤١)
٣٩ فقہ الزکاة، ص،٦١٠
٤٠ https://tribune.com.pk, Tuesday,21 june 2016
٤١ الخراسانی، احمد بن الحسین، شعب الایمان، ریاض، مکتبة الرشد ، طبعہ اولیٰ ٣٢٤١ ، ٢١/٩

۴۲ ال عمران ، ۳: ۱۳۹